THE ALHAKAM

QADIAN

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر ۔ بہشتے دیگر و ابلیس دیگر عالمے دیگر

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ - تاریخ کو خدا کے رحم اور فضل کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو اگر آئی چادر قادیاں بینی ؛ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

نمبر ۱۸-۱۹ | مورخہ ۱۴-۲۱ مئی سنہ ۱۹۲۵ء | جلد ۲۰

قدم کو آگے بڑھاتے جاؤ

از جناب مولوی محمد ابوالحسن صاحب بسمل کلکتہ

جبیں پہ بل تک نہ آئے ہرگز، صعوبتوں کو اُٹھاتے جاؤ

ستارے سیاح ہیں فلک پر، زمین پر ہیں رواں سمندر

عنانِ ہمت کو ہاتھ سے دو نہ رہروانِ طریقِ اُلفت

شجر تمھارا جو کوئی ہوتا، تو بیٹھتے آج زیر سایہ

ریاضِ ملت میں ہے لگایا، نہال تم نے جو آرزو کا

خزاں کا کب تک عمل رہے گا، رہیگی پژمردگی یہ کب تک

زمانہ کے رنگ ڈھنگ دیکھو، روش پُرانی چمن کی بدلو

رہے نہ اک فرد قوم جاہل، ہر اک علم و ہنر سکھاؤ

یہ آیۂ یُغَیِّرُ اللّٰہُ مَا بِقَوْمٍ کا ہے اشارہ

بتاؤ گاتے رہوگے کب تک پُرانے لوگوں کے کارنامے

ملے نہ جبتک نشانِ منزل، قدم کو آگے بڑھاتے جاؤ

چلے چلو تم بھی سَیل بنکر، جہاں کو ہمت دکھاتے جاؤ

نوید لَا تَقْنَطُوْا سے تم پس رووں کی ڈھارس بندھاتے جاؤ

ہے آنیوالوں کا درد تم کو، تو کوئی پودا لگاتے جاؤ

لگے گا مقصد کا پھل اسی میں، تم آب زر سے پٹاتے جاؤ

نسیم گلزار قوم ہو تم، دلوں کے غنچے کھلاتے جاؤ

کچھ آب تجدید سے پٹا کر، اب اسکی رونق بڑھاتے جاؤ

جو دامنِ قوم پر ہے دھبہ، تو حِل کے اسکو مٹاتے جاؤ

کرے گی قدرت مدد تمھاری، تم اپنی بگڑی بناتے جاؤ

اگر ہے غیرت تمھارے دل میں، تو کر کے کچھ بھی دکھاتے جاؤ

رہ ترقی پہ چل چکے ہو، تو تھک کے بھر بیچ میں نہ بیٹھو

کمر کو ہمت کی کس کے باندھو قدم کو آگے بڑھاتے جاؤ

(مسلم راجپوت)

یادگاری نمبر دسمبر میں شائع ہوگا

مئی کا آخری نمبر یادگاری نمبر کے طور پر اب تک شائع ہوتا رہا ہے پچھلا نمبر خصوصیت سے نہایت کامیاب نمبر تھا اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اس سال اس سے بھی زیادہ شان و شوکت سے یادگاری نمبر شائع کیا جاتا مگر میں موجودہ حالات میں معمولی یادگاری نمبر بھی شائع نہیں کر سکوں گا۔ اور آیندہ کے لیئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا اور توفیق رفیق راہ ہوئی تو یادگاری نمبر مئی کے بجائے

سالانہ جلسہ پر شائع ہوا کرے

چنانچہ اس سال کے سالانہ نمبر کے لیئے ابھی سے تیاری شروع کر دیگئی ہے۔ یہ نمبر انشاء اللہ العزیز اپنی گوناگوں خصوصیتوں کے لحاظ سے دلچسپ ہوگا اور با تصویر ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے درخواستیں بھیج دیں۔ عرفانی۔

سیرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمائل و اخلاق کی دوسری جلد شائع ہوگئی ہے جو صاحب سیرۃ کے خریدار ہیں اُنکی خدمتیں بذریعہ وی پی بھیجی جا رہی ہے قیمت عہ چونکہ بہت تھوڑی جلدیں شائع ہوئی ہیں احباب جلد خرید لیں۔ عرفانی +

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد دین دی پرنٹر چھپا اور شیخ ابراہیم علی پبلیشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

فیشن کی غلامی

انسان دعویٰ کرتا ہے کہ وہ آزاد پیدا ہوا ہے اور آزادی اس کا فطرتی حق ہے مگر باوجود مگر باوجود اس دعوے کے بسا اوقات وہ ذلیل قسم کی غلامی کی زنجیروں میں اپنے آپ کو جکڑ لیتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اس غلامی اور اسیری پر فخر کرتا ہے اور اس طوق و رسن کی خوبصورتی پر مرتا ہے۔ اس شخص سے بڑھکر کون بے وقوف اور احمق ہوگا جو محض اسلئے بیڑی اور زنجیر کو پسند کرے کہ وہ سونے کی بنی ہوئی ہے اور لوہے کی نہیں۔ ٹھیک یہی مثال اُن لوگوں کی ہے جو ایک خاص قسم کی غلامی کو تو غلامی اور اسیری کہتے ہیں مگر ایسی قسم کے حالات اور نتائج کو کسی قدر دوسرے رنگ میں قبول کر لیتے ہیں

اس قسم کی اسیری کی زنجیروں میں سے ایک

فیشن کی غلامی ہے

اور یوماً فیوماً فیشن کے غلاموں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ اسیران فیشن کی مارکیٹ کا معائنہ بہت ہی دلچسپ اور حیرت انگیز ہوتا ہے اور یہ وبا عالمگیر ہو رہی ہے اگر ابھی سے اسکا انسداد نہ کیا گیا تو اسکے خطرناک نتائج ہمارے سامنے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حکمران قوم کی عادات اور رسم و رواج بھی مفتوح قوموں کے رسم و رواج اور عادات پر حکومت کیا کرتی ہیں ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ دوسری قوم کے رسم و رواج و عادات اور مذاق کو اختیار کرنے کا اثر ہم پر اور ہماری آئندہ نسلوں پر کیا پڑے گا۔

کچھ عرصہ گزرتا ہے کہ میں نے الحکم میں ا[illegible] ی مقابلہ پر ایک مضمون لکھا تھا یہ اسی سلسلہ کی دوسری کڑی ہے۔

ہمارا سلسلہ دنیا میں ایک تبلیغی اور خالص مذہبی سلسلہ ہے اور اسکا مقصد وحید دنیا میں اسلام کی [illegible]عت اور تبلیغ ہے دنیا کے تمام باشندوں کو خواہ وہ کسی رنگ اور قوم کے ہوں آستانہ اسلام پر لاکر کھڑا کرنا ہے۔ حکومتوں اور سلطنتوں کا سوال نہیں اور نہ زمین اور اسکے حصوں کی تقسیم ہمارے سامنے ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم سیاسی تحریکوں سے الگ رہتے ہیں جسکو ہمارے بدخواہ اور [illegible] دوسرے نقطہ نگاہ سے دیکھ کر ہمیں خوشامدی کہتے ہیں حالانکہ خدائے واحد کا پرستار اور حقیقی مسلم کسی انسان کا خوشامدی نہیں ہوسکتا خواہ وہ انسان روئے زمین کا سلطان اور قیصر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ حکومت وقت کی اطاعت کرے گا کہ یہ اسلامی فرض ہے اور وہ ضرورت کے وقت صحیح اور صاف مشورہ دے گا خواہ وہ کسی کو ناپسند ہو مگر وہ کسی مرنے والے انسان کی خوشامد نہ کرے گا۔ یہ روح سلسلہ عالیہ کی تاریخ میں نہایت نمایاں ہے۔ غرض ہم نشر ہدایت کے لیئے مامور ہیں اور اسی فرض کو لیکر کھڑے ہوئے ہیں پس اس مقصد کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہم دوسروں کے عادات اور دوسروں کی رسومات کو اختیار نہیں کر سکتے۔ اسلیئے کہ اسلام نے ہر حصہ زندگی کے لیئے ہم کو ہدایات دی ہیں اور وہ ہدایات مکمل ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے اسوقت فیشن کی غلامی کی طرف لوگ کھنچے ہوئے جا رہے ہیں اور لباس کی تراش و خراش بالوں کی زینت وغیرہ ماند کے طریقوں میں سادگی اور آسایش کو چھوڑ کر نمایش اور ظاہر داری کو ترجیح دی جا رہی ہے اور اسطرح ہم اپنے ہاتھ سے خط غلامی لکھ کر دے رہے ہیں۔ وہ قوم جو اپنا لباس تک نہیں رکھتی کیا دنیا میں معزز کہلانے کا حق رکھ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جب اسلام اور سلسلہ کے متعلق تبلیغی نظام انگلستان اور بلاد اسلامیہ کے سفر کا جماعت نے مشورہ دیا اور آپ باوجود مختلف قسم کی مشکلات اور مرکزی ضروریات کے جانے پر تیار ہوئے تو لباس کا سوال بھی پیش ہوا مگر آپ نے مغربی فیشن اور طریق لباس کو پسند نہ فرمایا اور جو لباس یہاں پہنتے تھے اُسی کو قائم رکھا اور اپنے عمل سے بتایا کہ اسلامی تمدن کی عزت کو قائم کرنے کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے ہمارے اغراض و مقاصد ہماری ذمہ واریاں ہمکو اجازت نہیں دیتی ہیں کہ ہم اپنے آپ کو فیشن کی غلامی میں دیدیں۔

ہماری زندگی ایک سپاہیانہ زندگی ہے۔ حقیقی معنوں میں ہم کوئی حق اپنے اموال پر نہیں رکھتے کہ اس بیدردی سے انہیں ضائع کریں یا خرچ کریں۔ ہمارے اموال در اصل جماعت اور سلسلہ کے اموال ہیں اور یہ سالار سلسلہ کا کرم ہے کہ وہ انہیں ہماری تفویض میں دیتا ہے اور ہم کو ان کے خرچ کرنے کی بھی آزادی دیتا ہے اسلیئے ہمکو اس آزادی کی قدر کرنی چاہیئے اور فیشن کی غلامی میں اس روپیہ کو صرف کرنا نہیں چاہیئے۔ یہ بیماری ابھی ابتدائی حالت میں ہے اور اگر ابھی سے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے احتیاط شروع نہ کی تو اندیشہ ہے کہ ہم بھی اس میں مبتلا ہو جائیں۔

نوجوانوں اور مستورات میں یوروپین فیشن کے جراثیم داخل ہو رہے ہیں اور رفتہ رفتہ اپنا اثر کر رہے ہیں اسلیئے ہمارا فرض ہے کہ قبل از وقت اسکے بُرے اثرات اور نتائج سے آگاہ کریں۔

اس فیشن کی غلامی میں ہم اپنی قومی اور ملی توقیر کو ہی کم نہیں کرینگے اور اسلامی تمدن کی شکست کا ہی خود اقرار نہ کریں گے بلکہ یہ بہت مہنگی پڑے گی اور ایسی حالت میں کہ ہمارے سامنے سلسلہ کے فرائض کے لیئے ہر قسم کی مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یہ گناہ عظیم ہوگا کہ اموال کی صرف ظاہری ٹیپ ٹاپ اور نمایش میں خرچ کردیں اور اپنے قیمتی اوقات کو بالوں کی تزئین وغیرہ میں ضائع کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حالات اور ضروریات سلسلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا کہ میں حکم دیدوں گا کہ عورتیں اور مرد سب کھدر پہنیں تاکہ اس طرح سلسلہ کی ضروریات کے لیئے انکے اخراجات میں کمی ہو سکے۔ پس قبل اسکے کہ ہم کو حکم دیا جاوے کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم اپنے اخراجات کو جائز طریق پر کم کریں ہماری کھدر پوشی سیاسی اغراض کے ماتحت نہیں ہوگی بلکہ اقتصادی ضروریات اسکی داعی ہونگی۔ اور اس سے مطلب یہ ہے کہ جہاں تک ہو ہم اپنی ضروریات کو حقیقی ضروریات تک محدود رکھیں اور نمایش کے لیئے کچھ خرچ نہ کریں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم فیشن کے غلام نہ بنیں۔

فیشن کی غلامی ہمارے اموال پر ہی اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ ہمارے اخلاق و عادات پر بھی اسکا گہرا اثر پڑتا ہے اور بالآخر مذہب پر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکو نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے اور آپ پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ یورپین لباس پہنیں اسکی جڑ یہی تھی کہ اسطرح اسلامی وقار اور اسلامی تمدن اور بالآخر نفس اسلام پر اثر پڑتا ہے مغربی اقوام ہماری نسبت یہ رائے قائم کرنے میں حق ہو سکتی ہیں کہ ہمارا تمدن ایسا ناقص اور ردی ہے کہ ہم اپنا لباس بھی نہیں رکھتے اور اسکے لیئے بھی ہماری آنکھیں مغرب کی طرف اُٹھتی ہیں۔ لندن میں ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح موعود نے فرمایا کہ اگر انگریز ہمارے ملک میں ہمارا لباس پہن لیں اور اسے قدر و وقعت کی نظر سے دیکھیں تو پھر اس ملک میں یہاں کی ضروریات کے لحاظ سے انگریزی لباس پہننے کی اجازت دیدیں گے۔ غرض ہم کو اس بیماری سے اپنی آئندہ نسلوں کو بچانے کے لیئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

عُلماءِ سُو کا پیمانۂ انصاف

یہ تو ایک مسلم صداقت ہوتی جا رہی ہے کہ علماء سُو اپنی ہوا و ہوس کی اتباع میں جس قسم کا فیصلہ اور فتویٰ چاہیں صادر کر سکتے ہیں۔

معزز ہمعصر مدینہ کو ایک خاص جائز شکایت پیدا ہوئی ہے پچھلے دنوں جب کامریڈ اور ہمدرد میں قتل مرتد کے خلاف مولانا محمد علی صاحب نے مضامین لکھے تو علماء سُو سخت ناگوار گذرا اور انہوں نے اپنی مقصد اور فتوے اسے برخلاف پاکر عام طور پر یہ کہنا شروع کیا کہ مولانا محمد علی صاحب فقیہ اور مفسر بننے کا حق کسی مدرسہ یا مکتب کی دستار فضیلت نے بخشا ہے۔ اسلیئے کہ انہوں نے دیوبند کے حجروں میں خیرات کی روٹیوں پر گذارا نہیں کیا تھا لیکن جب اسی قسم کے ایک اور مولوی ظفر علی خان صاحب نے زمیندار میں مضامین کا ایک سلسلہ ان کی تائید میں لکھنا شروع کیا تو ان علماء سُو کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہوئی کہ انہیں یہ حق کہاں سے پیدا ہو گیا کہ وہ دیوبند کے حجروں میں رہنے کے بغیر تفسیر و فقہ کی سند حاصل کر لیں۔ اسپر ہمعصر مدینہ لکھتا ہے کہ

اگر سند فضیلت کا فقدان ہی بنائے مخاصمت ہے تو انصاف کے یہ معنے تھے کہ دونوں صاحبوں پر اعتراض ہوتا اور دونوں کو خاموش کر دیا جاتا لیکن انصاف کہاں؟ ایک عنقا ہے جو سطح عالم کو چھوڑ کر عالم بالا کی غیر فانی آب و ہوا میں محو پرواز ہے اور ہماری سخت جان قفس پر دوریوں قائم کر رہا ہے۔"

معزز ہمعصر کو معلوم نہیں کہ دفتر زمیندار میں جو کیک بسکٹ اُڑائے گئے تھے آخر ان کا بھی تو کوئی حق ہے؟ اور کیا یہ انصاف کا تقاضا نہیں تھا۔

الحکم کے بقایا دار اپنی ذمگی قیمت جلد بھیجکر ممنون فرمائیں جنکے نام وی پی جا رہی ہیں وہ وصول کرکے اپنے فرض کو ادا کریں۔ عرفانی

وزیر آباد میں مولویوں کا دنگل

اب تک پہلوانوں کے دنگل سنا کرتے تھے مگر اب اہلحدیث سے معلوم ہوا کہ وزیر آباد میں دو حنفی مولویوں کا دنگل ہوا جس میں ہاتھا پائی اور تبرّے بازی کی نوبت آگئی اور خوب مقابلہ ہوا۔

ایک لاہوری واعظ نے دیوبندیوں پر وار کیا اور اپنی کفر کی مشین گن سے اپنے ہم خیالوں کے سوا دنیا بھر کے مسلمانوں کو گن گن کر کافر بنا کر چھوڑا دیوبندی مولوی نے اسیر شیر کی طرح گرج کر حملہ کیا اور اسکو مفسد اور اجہل اور شریر کہہ کر ڈانٹا اور ایک دوسرے مولانا ان کی مدد کو اٹھے اور ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ تو شرارت کرنی چاہتا ہے کہ پاس سے کسی نے ایک مکا رسید کیا اور وہ چاروں شانے چت جا پڑے اسکے جواب میں کسی ہمدرد نے حملہ آور کو دبوچا اور لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک شخص نے لاہوری واعظ کو دوسرے نے دیوبندی عالم کو مسجد سے باہر نکال دیا آخر میدان رضانی پارٹی کے ہاتھ رہا غرض یہ عالمانہ دنگل قابل دید تھا +

یہ تو ابھی ابتدا ہے دیکھئے چلیے یہ بزرگ مسلمانوں کو کہاں تک نیچے گرائیں گے کاش لوگ اس قسم کے واقعات سے [illegible] حاصل کریں +

ایک مولوی کے ورثاء کی مدد کے لئے تماشا

الحکم کی کسی گزشتہ اشاعت میں الجمعیۃ کے حوالہ سے علماء سوٗ کے اس اعلان کا اظہار کیا گیا تھا جو کتخدا لڑکیوں کے فوٹو کے متعلق تھا۔ آج نیا تماشا ملاحظہ ہو۔

مولوی عبد الحمید صاحب دیوپوری کی وفات کے بعد انکے ورثاء سخت تکلیف میں ہیں اخبار فارورڈ میں انکی امداد کے لئے اپیل شائع ہوئی تھی اسپر کانگرس کمیٹی کے سکرٹری کی طرف سے یہ تحریر شائع ہوئی کہ اس غرض کیلئے ایک جلسہ کیا جائے جسمیں کلکتہ کے گوّیے اکٹھے ہوں اور تھیٹر وغیرہ ہو اور اس طرح جو روپیہ ٹکٹ کے ذریعہ وصول ہو وہ مولوی صاحب [illegible] امداد میں صرف ہو۔ اس تجویز کو کامیاب بنانے کے لئے مولوی [illegible] صاحب اسسٹنٹ سکرٹری بنگال پراونشل کمیٹی کی طرف سے کلکتہ کی تمام کانگرس اور خلافت کمیٹیوں کو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ ۲۵ اپریل کو کانگرس کے دفتر میں جمع ہو کر غور کریں کہ اس جلسہ اور تماشہ کو کسطرح کامیاب بنایا جاسکتا ہے"

مولوی عبد الحمید کے ورثاء کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے کہ انکی مدد کیلئے تھیٹر یا تماشا کرنیکی ضرورت پیش آئی مگر سب سے بڑھ کر رونیکے قابل حرکت ان مولوی صاحبان کی ہے جو اپنے ایک بھائی کے ورثاء کی مدد کے لئے تماشے کرنیکی فکر میں ہیں؟ جمعیۃ العلماء کو چاہیئے کہ ڈوب کر مرجائے وہ اپنے مرشد اپنے بھائی کے ورثاء کی مدد اپنی ذات سے کریں نہ کہ ناچ گا کر روپیہ کما کر۔ یہ اسپر ترقی کرینگے اور کمی رہ گئی تو کلکتہ کی رنڈیوں سے ایکدن کی کمائی مانگی جائے گی۔

کم بختو ڈوب مرو۔ کیوں اسلام کو بدنام کرتے ہو اور دوسروں پر آواز کستے ہو۔ کیا مسلمان ایسی تجویزوں کے خلاف زبردست آواز نہیں اٹھائینگے؟

جرمن کا نیا صدر یا بادشاہ

جمہوریہ جرمنی کے جدید صدر کا انتخاب ہو گیا ہے اور اس عہدہ کیلئے میں فیلڈ مارشل وان ہینڈنبرگ کامیاب ہوئے ہیں۔ گویا جرمن کا بادشاہ قیصر کا دست راست ہے۔

وہ بڈھا جس نے گزشتہ جنگ یورپ میں اپنی فرزانگی اور مدبری کا سکہ بٹھا دیا ہے اور جسکی چالوں نے تمام دنیا میں ایک آگ لگا دی تھی آخر جمہوریہ ترکی کا صدر منتخب ہو گیا ہے۔

اسکے انتخاب نے یورپ کے مدبروں کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ فرانس کو تو سخت گھبراہٹ ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ عسکریت کے اس دیوتا کے ہاتھ میں حکومت آجانا کسی آیندہ جنگ کا پیش خیمہ ہے۔ اور ہینڈنبرگ قیصر کا ہی بروز ہے۔ ہم کوئی رائے اسکے متعلق ابھی نہیں دے سکتے واقعات اور حالات بتائیں گے کہ کیا ہوتا ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جرمن میں قیصر پسند پارٹی تقویت پا رہی ہے اور عنان حکومت کا اسکے ہاتھ میں آجانا ایک کھلا ہوا واقعہ ہے ایک زمانہ تھا کہ ہینڈنبرگ اور قیصر پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ اتحادیوں کی طرف سے ہو رہا تھا اور یا آج وہ دن ہے کہ وہی شخص جو ملزموں کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کے لئے مانگا جاتا تھا

جرمنی کا بادشاہ بن جاتا ہے

جرمنی نے جنگ کے نتائج میں جو مشکلات برداشت کی ہیں وہ معمولی نہیں اور اس سے اس قوم کی پائیداری کا سبق ملتا ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قوم ہمت ہارنے والی نہیں اور غلامی کی زندگی سے مر جانا بہتر سمجھتی ہے ہینڈنبرگ نے انتخاب کے وقت کہا کہ

جرمنی جنگ میں ہار چکا ہے اور اسکے نتائج بھی اسے بھگتنے پڑینگے مگر اسکے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ جرمن ہمیشہ کیلئے غلام بنے رہیں۔

یورپ کے اخبارات نے اس انتخاب پر جو رائے زنی کی ہے وہ بجائے خود ایک دلچسپ مضمون ہے مگر ہمارے مقاصد سے باہر ہے میں نے اس نوٹ میں صرف اسقدر دکھانا ہے کہ انسان کو پست ہمت کبھی نہیں ہونا چاہیئے نہ اسکی زندگی کی دوڑ میں اگر مشکلات اور مصائب کا سلسلہ بھی آجائے تو مردانہ وار اسپر سے گذر جانا چاہیئے اسلئے حضرت امام نے

ترجمہ قرآن اور علمائے ازہر

شرق الازہر راوی ہے کہ شیخ الجامعہ نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے کہ قرآن عربی زبان میں ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے انا انزلنٰہ قرآنًا عربیًا۔ اور قرآن میں بعض ایسے مطالب اور باتیں ہیں کہ انکا ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا۔ علاوہ ازیں اسمیں ایسے خاص اسالیب مثلاً حصر وغیرہ اور بلیغ نکات ہیں کہ انکا ترجمہ انکی روح بلاغت کو قائم رکھتے ہوئے ناممکن ہے۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ زمانہ کی ضروریات سے واقف ہونیکے مدعی ہیں اور قرآن مجید کی اشاعت و تبلیغ کو ضروری سمجھتے ہوئے اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں یہ صحیح ہے کہ دوسری زبانوں میں ترجمہ کرنے کے مشکلات ہوتے ہیں لیکن وہ مشکلات ایسی نہیں جو ترجمہ ہی کو ناممکن بنا دیں جو لوگ پہلے ہی سے اس قسم کا خیال کر چکے ہیں وہ دوسری قوموں میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ کو کس طرح کر سکتے ہیں +

آیندہ عالمگیر جنگ

افغانی اخبار کی پیشگوئی

دارالحکومت ہند سے ۷ اپریل کو حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اوائل ماہ مارچ میں افغانستان کے اخبار امان افغان نے اس ضیافت کا مختصر حال شائع کیا تھا جو بمقام ٹوکیو معاہدہ روس و جاپان کی خوشی میں دی گئی تھی۔

اخبار مذکور کا بیان ہے کہ لوگوں نے تقریریں کرکے دولت جاپان کو اسبات پر مبارکباد دی کہ وہ بفضلہ تعالیٰ برطانیہ عظمیٰ کی سیادت کے اثر سے نجات پا گئی ہے اور خدا جانے جاپان کو امریکن خطرہ سے بھی بچا لیا ہے۔

اسوقت سے اڈیٹر امان افغان نے مذکورہ کی اہمیت پر مضمون لکھے ہیں بعض صاحب اپنے اخبار کا مرقع لیا ہے اور لکھا ہے کہ اس معاہدہ سے واشنگٹن اور لندن میں بہت کچھ بے چینی ہے کیونکہ روس و برطانیہ کے درمیان دشمنی ہے اور امریکہ و جاپان کے باہمی قدیم رقابت موجود ہے۔ بقول اخبار مذکور دولت روس امریکہ اور جاپان کی حمایت اسلئے حاصل کر رہی ہے کہ وہ برطانیہ سے انتقام لے۔ لیکن امریکہ کی بات مشتبہ ہے جو غالبًا برطانیہ کی طرف جھکے گی لیکن جاپان سے توقع ہے کہ وہ روس کا ساتھ دے گا اور اب وہ دن قریب ہے کہ بحر الکاہل میں ایک زبردست عالمگیر جنگ ہوگی جسمیں امریکہ اور انگلستان ایکطرف اور روس و جاپان دوسری طرف ہونگے۔

اس کے علاوہ اخبار مذکور پیشگوئی کرتا ہے کہ ایک زبردست واقعہ اور بھی ظہور میں آئے گا۔ روس جاپان بحر الکاہل میں امریکہ سے دست و گریبان ہوگا اور جرمنی یورپ میں آفت ڈھائے گا اور دولت روس دونوں طرف ہاتھ مارے گی۔

اس طرح تبصرہ کرتا ہوا امان افغان ایشیائی اقوام سے مشورۃً کہتا ہے کہ وہ بھی اس عظیم الشان جنگ کے لئے تیار ہو جائیں اور کمر باندھیں۔

ایران افغانستان اور ٹرکی ممالک مشرق میں نہایت اہم پوزیشن رکھتے ہیں اسلئے انکو بھی اپنی آزادی اور استقلال کی حفاظت کے لئے پہلے ہی تیاریاں کر لینی چاہئیں۔ (مدینہ)

بقایا داران اپنا بقایا بمہربانی ادا کریں۔ وی پی آرہے ہیں

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ

حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ

نمبر ۴

حضرت نانا جان رضی اللہ عنہ کی سیرۃ کا نہایت ہی مختصر سلسلہ جو الحکم میں شروع کیا گیا ہے احباب نے اسکو نہایت عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور بعض دوستوں نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اسے پڑھ کر ایک ربودگی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے میں ایسے تمام قدردانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جیسا کہ میں نے اعلان کیا ہے انشاء اللہ العزیز ان تمام بزرگوں کے حالات یکے بعد دیگرے لکھنے والا ہوں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں اپنی زندگی کے پورے یا کچھ ایام گزارے ہیں۔ اسی مجلس میں ایسے ایسے لوگ نظر آئیں گے جنکی زندگیاں فی الحقیقت ایک بیش قیمت سبق اپنے اندر رکھتی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت میں رہکر انہوں نے ایسی تبدیلیاں کی ہیں جو بجائے خود ایک عظیم الشان آیت اور نشان ہیں۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے عقائد اخلاق اور عادات میں ایک خارق عادات تبدیلی کی تھی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی قوت قدسی سے تزکیہ نفوس کیا ہے بہرحال یہ سلسلہ انشاء اللہ العزیز جاری ہوگا۔ الحکم کے خریداروں کی تعداد کو اگر ہزار تک پہنچا دیں تو وہ الحکم میں ایسی دلچسپی اور مفید دلچسپی کا بہت بڑا سامان پا سکتے ہیں (عرفانی)

سلسلہ کی قلمی خدمت

حضرت میر صاحب قبلہ کو خدا تعالیٰ نے ذہن رسا عطا فرمایا تھا۔ اور آپ شاعرانہ فطرۃ لیکر پیدا ہوئے تھے۔ آپ شاعر تھے مگر آپ کی شاعری نے گل و بلبل اور زلف و کاکل کی پیچیدگیوں میں گرفتار ہونا کبھی پسند نہیں کیا تھا۔ آپ جب بھی شعر کہتے تو خدمت دین کے جوش اور شوق سے کہتے اور ایسے کہتے جو اپنی سلاست کے ساتھ تاثیر میں ڈوبے ہوئے ہوتے تھے۔

انجمن حمایت الاسلام لاہور کا جب نیا نیا دور شروع ہوا لوگوں کو اسکی طرف قدرتی کشش تھی۔ اسکے سالانہ جلسے بڑی دھوم دھام سے لاہور میں ہوتے تھے حضرت میر صاحب قبلہ بھی انجمن کے جلسہ میں شریک ہوئے اور آپ نے ایک نظم پڑھی

پھولوں کی گر طلب ہے تو پانی چمن کو دے
جنت کی گر طلب ہے تو زر انجمن کو دے

یہ نظم بہت پسند کی گئی اور انجمن کو اس نظم کے وقت بہت سا روپیہ وصول ہوا۔ اور حضرت نانا جان کے لئے الدال علی الخیر کفاعلہ کا موجب۔

میں اگر غلطی نہیں کرتا تو حضرت نانا جان نے پہلا جلسہ جس پر سب سے پہلی نظم پڑھی تھی۔ میں خود اسی جلسہ میں موجود تھا نہایت جرات اور مستقل مزاجی سے پڑھا۔

جن لوگوں کو کبھی کسی مجلس یا مجمع میں پہلی دفعہ لیکچر دینے کا اتفاق ہوا ہے وہ وہ بڑے سے بڑے عالم بھی نہ ہوں بہت ہی کم دیکھا گیا ہے ۔۔۔ ہوں مگر میر صاحب اسطرح اپنی نظم پڑھ رہے تھے ہیں اس سے انکی قوت قلبی اور نفس مطمئنہ کا پتہ چلتا ہے۔

دوسرا موقعہ حضرت میر صاحب کو جلسۂ مذاہب میں اپنی نظم پڑھنے کا ملا۔ اس نظم میں جلسہ کے اغراض و مقاصد کو نہایت خوبی سے بیان کیا۔ اس کے بعد اپنی جماعت کے مختلف اجتماعوں پر آپ کو اپنی نظم سنانے کا موقعہ ملا۔ ان نظموں میں ہمیشہ پند و نصائح ہوتی تھیں۔

بعض نظمیں انہوں نے مظاہر قدرت پر بھی لکھی تھیں اور ایک نظم آپ نے اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَ الْکِذْبُ یُھْلِکُ کے عنوان سے پنجاب گزٹ سیالکوٹ میں شائع کرائی تھی۔

یہ تو وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت نانا جانؓ سلسلہ کے متعلق ابتدائی منزلیں طے کر رہے تھے اسکے بعد ان پر دوسرا دور آیا۔ اور وہ اخلاص کے ساتھ سلسلہ میں داخل ہوئے اور اب انہوں نے سلسلہ کے تلخ اور دشنام دینے والے دشمنوں کے جواب کے لئے اپنے خداداد جوہر سے کام لیا اور لودھیانہ کے ایک نہایت ہی گندہ دہن مخالف کے جواب کا تہیہ کیا

حضرت نانا جانؓ یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی شخص سلسلہ کے خلاف انکے سامنے کوئی بات کہہ سکے اور وہ اس کا جواب نہ دیں اپنی شاعری سے بھی انہوں نے یہ کام لیا۔ لودھیانہ میں جیسا کہ اوپر کہا ہے ایک سخت معاند رہتا تھا اور لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت نانا جانؓ کو ایک زمانہ میں اس سے محبت تھی وہ اہلحدیث تھا اور خود میر صاحبؓ بھی اہلحدیث تھے اور بوجہ اسکے نومسلم ہونے کے بھی عزت کرتے تھے۔ اسنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جب گندی مخالفت کا سلسلہ شروع کیا اور ایک دو دشنام آمیز مثنویاں لکھکر اپنے اندرونہ کا اظہار کیا

حضرت نانا جان نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا کام کیا

تو حضرت نانا جانؓ نے حسانؓ بن ثابت کا کام کیا اور اسکے ہجو آمیز کلام کا جواب لکھا اور ایسا لکھا کہ باید و شاید۔ بظاہر یہ معلوم ہوگا نانا جان نے ہجو کی ہے مگر آپ کی یہ ہجو سب و شتم پر مشتمل نہ تھی بلکہ مدافعت تھی اور وہ بھی نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں۔ حضرت نانا جان کے ایسے کلام میں شاعرانہ نکات بھی ہوتے تھے۔ آپ کا کلام نہایت معقول اور قابل قدر ہوتا تھا۔

یہ آج سے قریباً تیس برس پیشتر کی بات ہے اور جماعت میں ہزاروں نہیں لاکھوں آدمی آج نئے ہیں وہ ان حالات سے ہی واقف نہیں بلکہ انکو اس کلام کا پتہ بھی نہیں اسلیئے میں انکی ضیافت طبع کے لیئے چند شعر اسکے درج کرتا ہوں۔

اک سگِ دیوانہ لدھیانہ میں ہے — آجکل وہ خر شُتر خانہ میں ہے
سو سو نکلا لاعن و طاعن بنا — کھل گیا سب اسکا نومسلم بنا
شاعری پر اسکو اپنی ناز ہے — ہے وہ شاعر یا کہ پھکڑ باز ہے
اسکی بربادی کے ہیں آثار یہ — دن بدن ہوگا زیادہ خوار یہ
۔۔۔ ہے گا ذلیل — اسپر نازل ہوگا ہردم قہر ایلؔ

ایک طویل نظم لکھ کر مخالفین پر ایک دعاء لکھی۔

۔۔۔ دور کر دنیا سے باطل کا اثر
کر اے خدا ۔۔۔ — دن ہمیں تو کامیابی کا دکھا

یہ نظم اپنے اندر پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے اعدائے سلسلہ اور بعض ۔۔۔ شاعر کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا تھا وہ پورا ہوا۔ الٰہی دعا کی قبولیت کے لیئے جو بارگاہ خدا میں عرض کیا تھا کہ

اپنی نصرت سے ہمیں کر کامیاب — کر دعاؤں کو ہماری مستجاب

خدا تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا اور سلسلہ کی کامیابیوں کا ایک روشن زمانہ حضرت نانا جان کو دکھایا۔ اعدائے سلسلہ تباہ و برباد ہوئے اور سلسلہ کے خادم اور مخلص کامیاب و بامراد ہوئے۔

غرض وہ دشمنان سلسلہ کا جواب نظم میں دینے کے لئے ایک شمشیر برہنہ تھے اور بالمشافہ گفتگو کرتے ہوئے بھی کبھی کسی کو انکے سامنے یہ جرأت نہ ہوتی تھی کہ بدگوئی کر سکے کیونکہ وہ جواب دینے میں ادھار نہ رکھتے تھے فوراً منہ پر جواب دیتے تھے۔

میں مانتا ہوں انکے کلام میں مرارت ہوتی تھی مگر یہ مرارت حق کی مرارت اور ایمانی غیرت کے نتیجہ میں ہوتی تھی کہ وہ کسی بدگو سے سلسلہ کی بدگوئی نہ سن سکتے تھے۔

الغرض ان کا کلام پند و نصائح اور تحریک نیکی و سعادت۔ دشمنوں کے ناپاک الزامات کے جواب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر مبنی ہوتا تھا۔

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کو انہوں نے بطور دعا کے منظوم کیا اور اسی طرح ایک مرتبہ حضرت ناناؓ اماں کے خصائل حمیدہ کا تذکرہ لکھا۔ اسوقت مجھے آپ کے کلام پر کوئی تبصرہ یا تنقید لکھنا مقصود نہیں بلکہ اس میں انکی جس اخلاقی شان کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں اسکا اظہار مقصود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے کلام کو پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت میر صاحب کی ایک نظم کو آریہ دھرم میں بھی جگہ دی گئی۔

آریہ مقتول پنڈت لیکھرام کے واقعہ قتل کو (جو اللہ تعالیٰ کا ایک زبردست نشان ہے) حضرت نانا جان نے نظم کیا اور اسے شائع کیا یہ کتاب عام طور پر بہت پسند کی گئی۔ اسکی زبان نہایت سلیس شیریں اور مؤثر ہے بعض نادانوں نے حضرت میر صاحب کے کلام میں سختی کا احساس کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں انکی سختی کی حقیقت میں بیان کر چکا ہوں انکے ہر کلام میں سختی نہ ہوتی تھی۔ آئینہ حق نما کو پڑھو تو معلوم ہوگا کہ کیسا لطیف اور مؤثر کلام ہے۔

القصہ آپ نے اپنے اس خداداد جوہر سے کام لیا اور سیف کا کام قلم سے دکھایا ہم نے کی عملی تصدیق کی۔ (باقی آیندہ)

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی ایک شان

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو طلحہ انصاری بیس سال کی عمر میں مسلمان ہوئے تھے

خانگی حالات حضرت ابو طلحہ کے خانگی حالات میں دو چیزیں بہت نمایاں ہیں - نکاح اور اولاد - ان کا نکاح حضرت ام سلیم سے ہوا - اسکا واقعہ یہ ہے کہ مالک بن نضر حضرت انس کے والد ہجرت نبوی سے قبل اپنی بیوی ام سلیم سے ان کے اسلام قبول کرنے پر ناراض ہو کر شام چلے گئے تھے - وہاں انہوں نے کہا کہ تمھارا پیام رد نہیں کرتی لیکن بات یہ ہے کہ تم کافر ہو میں مسلمان ہوں میرا نکاح تمھارے ساتھ جائز نہیں اگر تم اسلام قبول کرلو تو میں نکاح کرلوں گی اور وہی میرا مہر ہوگا - حضرت ابو طلحہ مسلمان ہوگئے اور اسلام مہر قرار پایا - ثابت کہتے ہیں کہ میں نے کسی عورت کا مہر ام سلیم سے افضل نہیں سنا -

حضرت ام سلیم سے حضرت ابو طلحہ کی کئی اولاد ہوئیں لیکن سوائے عبداللہ کے کوئی زندہ نہ رہا - حضرت ابو طلحہ کے ایک بیٹے کا نام ابو عمیر تھا - اسکو لال پالنے کا بڑا شوق تھا - اتفاقاً لال مرگیا اسکو نہایت غم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھر تشریف لائے تو اسکو غمگین پاکر لوگوں سے پوچھا کہ آج یہ سست کیوں ہے - لوگوں نے واقعہ بیان کیا تو آنحضرت صلعم نے اُسکے ہنسانیکے لئے فرمایا یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی اے عمیر لال کہاں گیا - ایک اور لڑکا تھا جو کچھ دنوں بیمار رہکر مرگیا - اسکی وفات کا واقعہ بھی نہایت پُر اثر ہے - ایکدن حضرت ابو طلحہ مسجد نبوی میں آئے ادھر وہ فوت ہوگیا - ام سلیم نے اُسکو دفن کرادیا اور گھر والوں سے تاکید کی کہ ابو طلحہ سے اس واقعہ کا ذکر نہ کرنا - ابو طلحہ مسجد سے آئے تو کچھ صحابہ ساتھ تھے پوچھا اسکا کیسا ہے ام سلیم نے کہا پہلے سے اچھا ہے - ابو طلحہ صحابہ سے باتیں کرتے رہے کہ کھانا آیا سب نے کھایا - جب صحابہ چلے گئے تو ابو طلحہ اندر آئے اور رات کو میاں بیوی نے ایک بستر پر آرام کیا - اخیر رات میں اُم سلیم نے لڑکے کی وفات کا ذکر کیا اور کہا کہ خدا کی امانت تھی اُس نے لی اسمیں کسی کا کیا چارہ ہے ابو طلحہؓ نے اِنَّا لِلّٰہ پڑھا اور صبر کیا - یہ واقعہ بخاری اور مسلم میں مؤثر اور مختلف طور پر مذکور ہے -

اس لڑکے کے بعد عبد اللّٰہ پیدا ہوئے اور آنحضرت نے انکو گھٹی دی - یہ اپنے زمانہ میں تمام لوگوں پر فضیلت رکھتے تھے - انہیں سے حضرت ابو طلحہ کی نسل چلی - ان کے دو بیٹے تھے اسحاق اور عبداللہ اسحاق کے صاحبزادہ یحیٰی تھے اور یہ سب اپنے عہد میں مرجع انام اور علم حدیث کے امام تھے

حلیہ حضرت ابو طلحہ کا حلیہ یہ تھا - رنگ گندم گوں - قد متوسط - اور سر اور داڑھی سفید - خضاب نہیں کرتے تھے - چہرہ نورانی ٭

وفات عمر شریف ۷۰ سال کی ہوئی تو پیغام اجل آیا حضرت ابو طلحہ کی وفات کا قصہ بھی عجیب ہے ایک دن سورہ برأت تلاوت فرما رہے تھے جب اس آیت اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا پر پہنچے تو ولولۂ جہاد تازہ ہوا گھر والوں سے کہا کہ خدا نے بوڑھے اور جوان سب پر جہاد فرض کیا ہے میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں سفر کا سامان کردو - دو مرتبہ کہا - بڑھاپے کے علاوہ روزے رکھتے رکھتے نہایت نحیف اور لاغر ہوگئے تھے - گھر والوں نے کہا خدا تم پر رحم کرے عہد نبوی کے کل غزوات میں شریک ہوچکے - ابو بکرؓ و عمرؓ کے زمانہ خلافت میں برابر جہاد کیا اب بھی جہاد کی ہوس باقی ہے آپ گھر میں بیٹھئے ہم لوگ آپ کی طرف سے غزوہ میں جائیں گے - حضرت ابو طلحہ بھلا اب رک سکتے تھے شہادت کا شوق انکو اپنی طرف کھینچ رہا تھا - بولے کہ جو میں کہتا ہوں اسکی تعمیل کرو - گھر والوں نے چار و ناچار سامان سفر درست کیا اور یہ ستر برس کا بوڑھا مجاہد خدا کا نام لیکر چل کھڑا ہوا - غزوۂ بحری تھا اور اسلامی بیڑہ روانہ ہونیوالا تھا - حضرت ابو طلحہ جہاز پر سوار ہوئے اور غزوہ کے منتظر تھے کہ ساعت مقررہ آپہنچی اور انکی روح عالم قدس کو پرواز کرگئی -

اور یثرب کا پیارا سپوت غربت کی حالت میں جہاز کے تختہ پر بے گور و کفن پڑا تھا - زمین قریب نہ تھی کہ اسکی تجہیز و تکفین عمل میں آتی - ہوا کے جھونکے جہاز کو کسی غیر معلوم سمت کو لئے جاتے تھے آخر ساتویں دن جہاز خشکی پر پہنچا - لوگوں نے لاش کو ایک جزیرہ میں اتر کر دفن کیا - لاش بعینہٖ صحیح و سالم تھی -

سنہ وفات میں اختلاف ہے - بعض کے نزدیک ۳۲ھ اور بعض کے قول کے مطابق ۵۱ھ سال وفات ہے لیکن اسمیں زیادہ صحیح روایت حضرت انسؓ کی ہے اُسکے رو سے ۳۴ھ میں حضرت ابو طلحہؓ نے انتقال فرمایا ٭

فضل و کمال فضل و کمال میں حضرت ابو طلحہ کو خاص رتبہ حاصل ہے - علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہ بڑے پایہ کے محدث تھے اصابہ میں حضرت ابو طلحہ کے فضل و کمال کی طرف اس طرح اشارہ کیا ہے کہ وہ فضلائے صحابہ میں تھے -

روایت میں نہایت احتیاط کرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ انکی احادیث مرویہ میں مسائل یا غزوات کا ذکر ہے - فضائل اعمال کا ذکر نہیں - باوجودیکہ مدت دراز تک رسول اللہؐ کے شرف صحبت سے ممتاز رہے اور رسول اللہ کے بعد بھی ایک عرصہ تک زندہ رہے لیکن روایتوں کی مجموعی تعداد ۹۲ سے زیادہ نہ ہوسکی - اسکا اصلی باعث بیان حدیث میں احتیاط کو مدنظر رکھنا تھا

حسب ذیل روایات اُنکی علمی پایہ کو نمایاں کرتی ہیں - (۱) حدیث شریف میں وارد ہے کہ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ یعنی جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے -

حضرت ابو طلحہ بیمار ہوئے عقیدتمندوں کا گروہ عیادت کو آیا تو دیکھا کہ دروازہ پر ایک پردہ پڑا ہے جسمیں تصویر بنی ہوئی ہے آپس میں گفتگو شروع ہوئی زید بن خالد بولے کہ کل تو تصویر کی ممانعت پر حدیث بیان کی تھی عبید اللہ خولانی نے کہا ہاں لیکن یہ بھی تو کہا تھا کہ کپڑے پر جو تصویر ہو وہ اسمیں داخل نہیں ٭

(۲) ایک دن حضرت ابو طلحہ کھانا نوش فرما رہے تھے دستر خوان پر حضرت اُبی بن کعب اور حضرت انس بن مالک بھی تھے کھانا کھا کر حضرت انس نے وضو کے لئے پانی منگایا - دونو بزرگوں نے کہا کہ شاید تم نے کسی وجہ سے وضو کا خیال پیدا ہوا ہے - حضرت انس نے کہا ہاں اسپر فرمایا کیا تم طیبات کھا کر وضو کی ضرورت سمجھتے ہو حالانکہ خود رسول اللہ ... وضو کی حاجت نہیں سمجھتے تھے -

حضرت ابو طلحہ نے روزہ رکھا تھا - اسی دن برف پڑی وہ اٹھے اور اولے چُنکر کھانے لگے لوگوں نے کہا روزہ میں آپ اولے کھا رہے ہیں - انہوں نے جواب دیا کہ یہ برکت ہے جس کا حاصل کرنا ضروری ہے - ان کمالات کے سوا حضرت ابو طلحہ کو شعر و سخن کا بھی ذوق تھا - میدان جنگ میں آپنے انکو رجز پڑھتے سنا ہوگا یہ شعر اُنہیں کا ہے -

انا ابو طلحۃ و اسمی زید ٭ و کل یوم فی سلاحی صید

اخلاق حضرت ابو طلحہ کا سب سے بڑا اخلاقی جوہر حُبّ رسول ہے ایسی حالت میں کہ تمام مسلمان جنگ کی شدت سے مجبور ہوکر میدان میں منتشر ہوگئے ہوں اور رسول اللہ کے پاس معدودے چند صحابہ باقی ہوں حضرت ابو طلحہ کا اپنے آپکو رسول اللہ پر قربان کرنیکے لئے بڑھ کر رسول اللہ کے سامنے کھڑے ہوکر کفار کا وار سہنا - حامل نبوۃ پر جو تیر آئے اسکو اپنے سینہ پر روکنا اور آخر اسی حالت میں اپنا ہاتھ بیکار کردینا حب رسول کا وہ لازوال نشان ہے جو ابد تک نہیں مٹ سکتا - اسی محبت کا اثر تھا کہ ابو طلحہؓ کو آنحضرتؐ سے خاص خصوصیت تھی وہ عموماً تمام معرکوں میں رسول اللہ کے ساتھ رہتے تھے اور انکا اونٹ رسول اللہ کے اونٹ کے برابر چلتا تھا - غزوہ خیبر سے واپسی کے وقت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلعم کے اونٹ پر سوار تھیں مدینہ کے قریب پہنچکر ناقہ ٹھوکر لیکر گری جسکے ساتھ رسول اللہؐ اور صفیہؓ زمین پر آرہے حضرت ابو طلحہ سواری سے فوراً کود پڑے اور رسول اللہ کے پاس پہنچکر پوچھا یا رسول اللہ چوٹ تو نہیں آئی - حضورؐ نے فرمایا نہیں - مگر عورت کی خبر لو - حضرت ابو طلحہ نے اپنے منہ پر رومال ڈالا اور حضرت صفیہ کے پاس پہنچے - انکا کجاوہ درست کیا اور اونٹ پر بٹھایا -

اسی طرح ایکدفعہ مدینہ میں کچھ دشمنوں کا خوف معلوم ہوا - رسول اللہ نے ابو طلحہ کا گھوڑا جسکا نام مندوب تھا مستعار منگایا اور سوار ہوکر جسطرف اندیشہ تھا روانہ ہوئے ابو طلحہ بھی پیچھے پیچھے اسی طرف چلے لیکن پہنچنے نہ پائے تھے کہ آنحضرت صلعم واپس تشریف لائے راستہ میں ملاقات ہوئی فرمایا وہاں کچھ نہیں اور تمھارا گھوڑا بہت تیز رفتار ہے -

حضرت ابو طلحہ کو جو آنحضرتؐ سے محبت تھی اسکا اثر چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی ظاہر ہوتا تھا - انکے گھر میں کوئی چیز آتی تو رسول اللہ کی حضور میں بھیجتے تھے ایکمرتبہ انسؓ ایک خرگوش پکڑ لائے ابو طلحہ نے اسکو ذبح کیا اور ایک ران آنحضرت صلعم کی خدمت میں بھیجدی آپنے اُس خلوص پر نظر فرما کر جو ہدیہ کا سبب بنا تھا یہ حقیر نذر قبول کرلی - اسی طرح ام سلیم نے ایک طباق میں خرمے بھیجے حضور نے قبول فرمائے اور ازواج مطہرات اور صحابہ میں تقسیم فرمائے - رسول اللہ اس محبت کی قدر فرماتے تھے چنانچہ جب آپ حج کرنیکو مکہ تشریف لائے اور منیٰ میں حلق کرایا تو سر مبارک کے داہنی طرف کے بال تمام لوگوں میں تقسیم کئے گئے اور بائیں طرف کے کل موئے مبارک ابو طلحہ کو مرحمت فرمائے ابو طلحہ اسقدر خوش ہوئے کہ گویا دوجہان کا خزانہ ہاتھ آگیا - اسی طرح جب عبداللہ ابن ابی طلحہ پیدا ہوئے تو ابو طلحہ نے انکو آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا آنحضرتؐ نے کچھ چھوارے چبا کر لعاب مبارک میں حل کئے اور لڑکے کو گھٹی دی لڑکے نے خوب مزے سے گھٹی پی اور چھوارے کو مسوڑھے سے دابنے لگا - حضورؐ نے فرمایا دیکھو انصار کو چھوارے سے فطری محبت ہے - اس لڑکے کا نام آنحضرتؐ نے عبداللہ رکھا رسول اللہ کے لعاب مبارک پینے کا یہ اثر تھا کہ حضرت عبداللہؓ تمام جوانان انصار پر فوقیت رکھتے تھے ٭

ایک اور شمع بجھ گئی

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے اور وہ لوگ جو آپ کے دعوے کے ساتھ ہی سلسلہ میں عقیدت و اخلاص کی نذریں لے کر آئے اور بھی کم ہو رہے ہیں چنانچہ میاں یار احمد خان صاحب لودھیانوی جو ایک عرصہ دراز سے بنگہ ضلع جالندھر میں رہتے تھے ۸ / مئی ۱۹۲۷ء کو فوت ہو گئے ان کی لاش قادیان میں لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے آپ کا جنازہ پڑھا اور مقبرہ بہشتی انکی آخری آرام گاہ ہوا۔ میاں احمد یار خان ایک صاحب دل بزرگ تھے اولیاء اللہ کے صفات انہیں پائے جاتے تھے۔ پاؤں سے معذور تھے مگر جب تک صحت نے اجازت دی برابر قادیان آتے رہے۔ شب زندہ دار اور معمور الاوقات تھے۔ انکا وقت یاد اللہ میں گذرتا اور اپنی وسعت کے مطابق تبلیغ میں معروف رہتے۔ باوجود عسرت کے وسیع الحوصلہ۔ مہمان نواز اور کشادہ پیشانی تھے۔ مسجد ہی کے حجرہ میں رہتے تاکہ باجماعت نمازوں کے ثواب سے محروم نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک عاشقانہ محبت اور فدائیت کا جذبہ رکھتے تھے۔ طبیعت میں قناعت، حوصلہ میں بلند پروازی، جذبات پر قابو۔ میں نے ان کو گذشتہ تیس برس کے عرصہ میں کبھی پژمردہ اور ملول خاطر اور غصہ کی حالت میں نہ پایا۔ ہمیشہ ہنس مکھ اور متبسم تھے۔ غرض مرحوم بہت سی خوبیوں کے وارث تھے۔ میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر ہمارے بھائی کی ترقی درجات کے لئے دعا کریں کہ یہی وہ خدمت ہے جو مرنے والے کی ہم کر سکتے ہیں ✦

اکسیر الاجسام اس دوائی کا اعلان الحکم میں ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال بھی اعلان کیا گیا تھا مگر درخواستوں کے پورے نہ ہونے کی وجہ سے صاحب اکسیر الاجسام نے اسے نہ بنایا اب موسم آ جانے پر انہوں نے پھر اعلان کیا اور درخواستوں کے قریباً پورا ہو جانے اور خریداروں کے اصرار پر انہوں نے اسکی تیاری شروع کر دی ہے۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ جہاں تک میں صاحب اکسیر الاجسام کو جانتا ہوں وہ دیانت کے ساتھ اجزاء اکسیر الاجسام کو ترکیب دیں گے۔ انہیں اپنے نسخہ پر اعتماد اور یقین ہے اور ان کا مجرب نسخہ ہے۔ بہر حال بعض خریداروں کے استفسار کے جواب میں لکھا جاتا ہے کہ دوائی تیار ہو رہی ہے اور تیار ہوتے ہی حسب اعلان سلسلہ وار خریداروں کو وی پی کے ذریعہ سے بھیج دیں گے۔ میں اس بات کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ دفتر الحکم کا اس کی ترکیب و غیرہ سے کوئی تعلق نہیں۔ گو صاحب اکسیر کا تعلق دفتر سے ہے۔ اور دفتر کی ذمہ داری اس سے زیادہ نہیں ✦

جو ملکانہ تبلیغ کے لئے جائینگے بعض اپنے علاقوں کا کام کرینگے۔ اپنے نوجوانوں میں ایسے جذبات پیش بہت ہی قابل قدر کام ہے

ہندوستان میں حرام کاری کا انسداد

معزز ہمعصر مسلم راجپوت امرت سر نے نہایت برمحل آواز اٹھائی ہے کہ :-

"ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے یہاں مذہب کا اثر زیادہ ہے اور حکومت کو بھی بسا اوقات رعایا کے مذہبی خیالات کا احترام کرنا پڑتا ہے اسلئے اگر تمام مذاہب کے پیرو مل کر حرامکاری کی اجازت کے خلاف سعی جہد کریں تو کامیابی مشکل نہیں ہے اس کی تدابیر یہ ہے کہ مجلس وضع قوانین ہند میں غیر سرکاری ممبروں کی طرف سے یہ تحریک اٹھائی جائے اور اس بات پر زور دیا جائے کہ حرامکاری کا پیشہ قطعاً ممنوع قرار دیا جاوے۔ ہمارے سیاسی رہنما اور مذہبی پیشوا دیگر معاملات کی طرف متوجہ ہیں۔ مگر جو پیشہ ہندوستان کو اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا رہا ہے اس کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ ہماری رائے ہے کہ ہندوستانی باشندوں کو جس قدر روحانی اور جسمانی نقصان اس پیشہ کی بدولت پہنچا ہے اور کسی ذریعہ سے نہیں پہنچا۔ یہ حرامکاری تمام خرابیوں تمام مصیبتوں اور تمام برائیوں کی جڑ ہے اگر ملک کی فلاح و بہبود مقصود ہے تو اس ضروری مسئلہ کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے"

یہ تجویز نہایت ضروری اور اہم ہے اور اگر اس کے متعلق مستقل کوشش جاری رہے تو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں یہ تجویز پیش ہو سکتی ہے۔ اگر شیخ صادق حسن صاحب اس تجویز کے پیش کرنے کے لئے سعی کریں اور انسداد حرام کاری کے لئے ایک باقاعدہ انجمن بنا کر یہ کام شروع کیا جاوے تو ملک پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ سیاسی رہنما سوراج اور دوسری باتوں کی طرف متوجہ ہیں اور ملک کی اصل ضرورتوں سے دیدہ و دانستہ یا اسباب کے ماتحت آنکھ بند کئے ہوئے ہیں۔ اگر ملک کی اقتصادی تعلیمی اور اخلاقی حالت درست ہو جاوے تو کچھ شبہ نہیں کہ اس ملک کے باشندوں میں وہ اہلیت اور خوبی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ حکومت کے حقدار ہوں غرض میں بڑے زور سے اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ ہندوستان کے ہندو مسلم پریس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس مفید تجویز کی تائید اور مستقل تائید کرنے کے لئے ہم آہنگ ہوں گے۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے آپ حسب معمول سلسلہ کے اہم کاموں میں مصروف ہیں۔ خاندان نبوت میں ہر طرح خیریت ہے والحمد للہ علیٰ ذالک

(۲) نیر صاحب قصور اور فیروز پور اور لاہور تقریریں کر کے واپس آ گئے ہیں ان کے لیکچر ان لیکچر بہت مقبول ہو رہے ہیں اور حقیقت میں بہت مفید اور کارآمد چیز ہیں۔ فیروز پور میں ان کا لیکچر خصوصیت سے کامیاب ہوا۔ جو ٹاؤن ہال کے صحن میں ہوا۔ اس سے پہلے ہماری جماعت کے کسی لیکچر میں اتنی حاضری نہیں ہوئی۔

لاہور کے حبیبیہ ہال میں ایک لیکچر بصدارت ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب ایم اے ہوا لیکچر بہت پسند کیا گیا ہے۔

لاہور میں آپ نے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے طلبا میں نہایت مفید تحریک کی ہے کہ وہ امتحان کے بعد نتیجہ نکلنے تک تبلیغ کا کام کریں (باقی صفحہ ۴)

اکسیر الاجسام یا کیمیائے بدن

فَاحْفَظْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ اَسْرَارِ الْمَخْفِیَّۃِ

اسکی حفاظت کر کہ یقیناً وہ مخفی اسرار میں سے ایک سر ہے

چند دوستوں کے اصرار و سفارش سے میں نے بفضل خدا ادویات مجربہ کے شروع کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوا کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں وہ دوا **اکسیر الاجسام ہوگا** جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلا مبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانیوالی اور دوائی اسکے برابر دنیا میں کم میسر ہو سکے گی۔ لاریب یہ ضعف ہضم کو زائل کر کے خون صالح پیدا کرتی ہے اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے۔ خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہ ہو تو وہ جس قدر بھی پیا جائے ہضم ہو جاتا ہے اسکے چند دنوں کے کھانے سے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ۔ اور محافظ حرارت غریزی ہے دماغ۔ دل۔ جگر۔ گردہ اور مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اسکے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔ اسکے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑے گی۔ یہ دوائی سیکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سپید وقت کرنے والی ہے۔

قیمت فی شیشی جسمیں فقط تین رتی دوائی ہوگی عـــ۱۰ــہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ مقدار خوراک ایکدانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہو سکتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا **غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اسکے لئے ہرگز ہرگز درخواست نہ بھیجیں** ✦

ضروری گذارش چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت دقت طلب ہیں اسلئے جب تک میرے پاس کم از **کم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائیں گی** میں دوا طیار نہ کرسکونگا اس کا مطلب یہ نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جاوے بلکہ اس سے میرا منشاء درخواست خریداری سے ہے کیونکہ دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوا ہے کہ جو آج تک سینہ بسینہ چلی آئی ہے جسکی ۳ رتی تمام عمر کے لئے کفایت کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ میں نے (فوائد اور محنت کے مقابلہ میں) اسکی قیمت کے مقرر کرنے میں کسی حد تک ایثار سے کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہو جانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی طیار ہو کر بذریعہ وی پی ارسال ہوگی۔ تمام درخواستیں بنام مینیجر اکسیر الاجسام دار الفضل قادیان آنی چاہیئیں ✦ المشتہر

مینیجر اکسیر الاجسام دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اسلامی دنیا

(۱)

ہسپانیہ نے مجاہدین ریف کے سامنے ہتھیار ڈالدئے ہیں اور ہسپانی جرنل نے اعلان کر دیا ہے کہ مراکو میں سپین نے جو کچھ خرچ کیا ہے اور جسقدر جانیں ضائع ہوئی ہیں انکی تلافی کی کچھ بھی اُمید نہیں اسلیئے میں اعلان کرتا ہوں کہ مراکو میں نہ آج اور نہ آئندہ سپین کو کسی قسم کا اقتصادی معاوضہ مل سکتا ہے اسلیئے یہ حماقت ہوگی کہ ہم اپنی جان اور اپنے مال اور اپنے بچوں کو ہلاکت میں ڈالے رکھیں ۔ اچھا ہسپانیہ کو تجربہ کے بعد اپنی اولاد و اموال کو بچالینے کا خیال پیدا ہوا مگر اب فرانس اسکی جگہ ے کر تجربہ کرنا چاہتا ہے چنانچہ اس نے بہت بڑے ساز و سامان سے حملہ شروع کر دیا ہے ۔ اور فرانسیسی اپنی کامیابیوں کی خبریں شائع کر رہے ہیں امر واقعہ یہ ہے کہ مجاہدین ریف نے جارحانہ پیشقدمی کی ہے اور ابھی تک فرانسیسی انہیں روک رہے ہیں ۔ لیکن انہیں کچھ شبہ نہیں کہ فرانسیسی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ انکا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں بلکہ اپنے زعم میں مجاہدین ریف کو تباہ کرنے کا ارادہ کرکے اُٹھے ہیں خدا تعالیٰ جسے چاہے قائم رکھے گا ۔ مجاہدین ریف کا نظام عسکری نہایت عمدہ ہے اور خود فرانسیسی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ایسا قومی نظام اور فن حرب کا کمال ارض مراکش میں نہیں دیکھا گیا ۔ پیرس کے اخبارات لکھ رہے ہیں کہ غازی عبدالکریم کے پاس جو سامان حرب ہے اس میں لاسلکی ٹیلیفون اور توپیں اور طیارے ہیں ۔ فرانسیسی چوکیوں کا مجاہدین نے محاصرہ کیا ہوا ہے جنکو فرانسیسیوں نے طیاروں کے ذریعہ برف کی صورت میں پانی پہنچایا ہے ۔

(۲) **ترکی سفیر** مقیم لندن نے خرابی صحت کے سبب سے استعفا دیدیا ہے۔

مجلس ایران نے ایک قانون پاس کیا ہے جس میں ان لوگوں کے فوجی اور ملکی شکایات منسوخ کر دے ہیں جنکی حیثیت ان شکایات کی اہل نہیں ۔

کردوں کی ذہنیت میں تبدیلی کرنے کے لیئے ترکوں نے متوالفکر واعظین مشرقی علاقہ جات میں روانہ کیئے ہیں ۔

قسطنطنیہ کے حاکم نے نان بائیوں کو سستی روٹیاں کرنیکا حکم دیا ہے اس مقصد کے لیئے حکومت بطور اعانت غربا معقول رقم مرحمت کرے گی ۔

(۳) **عدالت استقلال** نے ارمینا کے ایک باشندہ **مانوکیان** نامی کو غازی **عصمت پاشا** اور دیگر سرکردہ اشخاص کو جان سے مار ڈالنے کی سازش کے الزام میں موت کا حکم صادر کیا ۔

سر لی سٹیک کے حادثہ قتل کے سلسلہ میں ۹ ملزم سشن سپرد ہوگئے

سر سیموئل ہور نے بمقام جلسیا تقریر کرتے ہوئے اپنے دورہ عراق کے متعلق بیان کیا کہ اگر عراق کی شمالی سرحد کا لیگ اقوام نے تسلی بخش طور پر فیصلہ کر دیا تو یہ ممکن ہوگا کہ جو روپیہ وہاں صرف کیا جاتا ہے اس میں کمی ہو جائے اگر ایسا ہو گیا تو برطانوی ٹیکس دہندگان کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا ۔

جواد پاشا حکومت ترکیہ سے ملے ہیں اور انہوں نے اپنی معلومات کا اظہار کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ **موصل** کرکوگ اور سلیمانیہ کے ملحقہ علاقہ جات کے باشندوں اور مختلف جماعت کے نمایندوں نے جمعیۃ الاقوام کو ایک عرضداشت دی ہے جسپر سات سو دستخط ہیں اس میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ **ولایت موصل** کا الحاق ترکی سے ہونا چاہیئے اور ہم سب اس معاملہ میں متفق الرائے ہیں موصل کو عراق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ وطن ترکی کا جزء ہے

حلب کا جدید الشیوع اخبار **الوقت** راوی ہے کہ جبکہ جمعیۃ الاقوام کا مقرر کردہ کمیشن موصل سے روانہ ہونیوالا تھا تو چار سو مکانات پر ترکی جھنڈا لہرا رہا تھا اور ہر طرف سے **ترکی زندہ باد** کے نعرے لگائے جا رہے تھے ۔

ناظم بے اور فتاح بے کے ورود پر اہل موصل نے اظہار مسرت کیا اور وادی فرات کے شیوخ نے صاف کہدیا کہ وہ ترکی کے سوائے اور کسی سلطنت کے ساتھ نہ رہیں گے حکومت عراق سے صرف ولایت موصل ہی بیزار نہیں بلکہ تمام عراق کی یہی حالت ہے ۔

وفد ہلال احمر کو نظام دکن نے پچاس ہزار روپیہ دیا ہے اور لندن مسجد کے لیئے بھی پندرہ ہزار کا اعلان ہوا ہے (یہ ہماری مسجد کے لئے نہیں بلکہ اسکے مقابلہ کے لیئے کوئی مسجد بنائی جاوے گی عرفانی)

نجد و حجاز

نجد و حجاز میں مصالحت کی کوشش ڈاکٹر ناجی الاصیل نمایندہ امیر علی متعینہ لندن کرنا چاہتا ہے ۔ رائٹر کے نمایندہ سے ڈاکٹر مذکور نے بیان کیا ہے کہ حکومت ہاشمیہ کو سلطان نجد سے ضرور مفاہمہ کرلینا چاہیئے اصلی نزاع خرما و ترہ کے قبضہ پر ہے جنکو سلطان مذکور اپنا بتاتے ہیں ان دونو مقامات کو مقبوضات نجد میں شامل کر دینا چاہیئے ۔ ممکن ہے ڈاکٹر ناجی الاصیل کو اس میں کامیابی ہو لیکن امیر علی کی حالت کمزور ہو رہی ہے اسکی فوج کے اعلیٰ افسر نواب پاشا نے استعفا دیدیا ہے اور جدہ میں جبری فوجی بھرتی کے اعلان کی وجہ سے لوگ بھاگ رہے ہیں مالی حالت بھی مخدوش ظاہر کیجاتی ہے ۔ اور سننے میں آیا ہے کہ جدہ کی چونگی کو اطالیہ کے پاس رہن رکھنے کی کارروائی جاری ہے ۔ ان افواہوں کی بنا پر کوئی مستقل رائے قائم نہیں کیجا سکتی لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس آویزش نے عرب حکومت کو کمزور کرنا شروع کر دیا ہے ۔ دوسری طرف ترکوں کی طرف سے بھی مکہ کی طرف ۔ ۷ ہزار فوج حج کے لیئے بھیجے جانے کی خبریں آرہی ہیں اور یہ کہ سنوسی کو شریف مکہ مقرر کیا جاوے ۔ اور اسطرح اسکو خلیفۃ المسلمین بنا دیا جاوے ۔

صاحب فضیلت سید ابو العزائم (جنکا ذکر الحکم میں بارہا ہو چکا ہے) کی صدارت میں اسکی تردید میں ایک جلسہ بھی ہوا ہے اور ایک ریزولیوشن اس مضمون کا پاس کیا ہے کہ سلطان ابن سعود شریعت کے پابند نہیں اور شریعت کی رو سے خلیفہ کا انتخاب اجماع اُمت سے ہوتا ہے کوئی شخص واحد اسکا فیصلہ نہیں کر سکتا ۔

آویزش نجد و حجاز نے امسال حج کے سوال کو بھی مشکل بنا دیا ہے

اگرچہ مولانا شوکت علی صاحب اسکے لیئے پُرجوش کوشش کر رہے ہیں اور انہوں نے **بندرگاہ رابغ** کے لیئے جہازوں کی روانگی کا انتظام بھی کر دیا ہے اور اعلان ہو گیا ہے کہ ۱۷ - ۲۲ - ۲۷ مئی ۱۹۲۵ء کو جہاز روانہ ہوں گے ۔

امام یحییٰ اور اتحاد عرب

امام یحییٰ کے جس لشکر نے حُدَیدَہ پر قبضہ کر لیا ہے اُسکی تعداد صرف چار ہزار ہے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی حلقوں میں ادریسی کی شکست پر مایوسی ہے کیونکہ اٹلی نے عرصہ دراز کی کوشش کے بعد ادریسی پر اپنا اثر قائم کیا تھا اٹلی ادریس کے لیئے سامان جنگ بھیجنے کی فکر میں ہے تاکہ اسکا نفوذ پھر بحال ہو امام یحییٰ نے اعلان کیا ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں اُسکا مقصد تجدید اتحاد عرب ہے ۔

بغاوت کُردستان میں مقامی فوجوں نے باغیوں پر ابتداءً فیر کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ انہوں نے اپنی سنگینوں پر قرآن مجید کے نسخے باندھ رکھے تھے مگر بعد میں حالات سے واقف ہو کر حملہ کر دیا ۔ مسلمانوں کے پاس آج قرآن مجید کی شاید یہی وقعت رہ گئی ہے ۔ آہ !

ٹائمز کا نامہ نگار القدس (بیت المقدس) سے لکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس سکیم پر غور کرنے کے لیئے تیار ہے کہ بحیرہ لوط (ڈیڈسی) سے فائدہ حاصل کیا جائے ۔

افغانستان کا جدید سفیر شجاع الدولہ خان لندن پہنچ گیا ہے اور عنقریب برطانیہ کے ساتھ تجدید معاہدہ کے متعلق گفت و شنید شروع کر دے گا ۔

ترکی اور یونان کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اسکی رو سے ۱۹۱۲ء سے آجتک جس قدر ترک ترکِ وطن کرکے ترکی میں آئے ہیں انکی املاک و جائداد کی قیمت یونان ادا کرے ۔ یہ قیمت ایک کمیشن مقرر کرے گی ۔ یونانی بطریق کا تقرر بدستور سابق ہوا کرے ۔

سابق خدیو مصر عباس حلمی پاشا انگورہ میں بیحد مصروف ہیں وہ تجارتی اور اقتصادی معاملات میں دلچسپی لے رہے ہیں اور ترکی میں بنک کا نظام درست کرنے کی فکر میں ہیں

مشرقی یردان کی طرف نجدیوں کی پیشقدمی کی خبر آئی ہے اور اسطرح وہ امیر عبداللہ کے علاقہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

پایونیر کو اطلاع ملی ہے کہ طہران سے تازہ دم فوجیں ترکمانوں پر حملہ آور فوجوں کی امداد کے لیئے جا رہی ہیں ۔ چونکہ ترکمان ہمیشہ آزاد رہے ہیں اور حال میں انہوں نے ایک ایرانی دستہ کو مغلوب بھی کر لیا ہے اسلیئے ان کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں ۔

سلطان عبدالحمید کے چوتھے صاحبزادہ پرنس برہان الدین ایک یورپین خاتون سے شادی کرنے والے ہیں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک ترکی شاہزادہ عیسائی عورت سے شادی کر رہے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ خدانخواستہ یہ ترکی کے شاہی خاندان میں عیسائیت کا پیش خیمہ ہوا ۔

اچھوت قومیں حکومت پنجاب کے انفرمیشن بیورو کی طرف سے یہ کتاب حال میں شائع ہوئی ہے جسمیں صوبہ پنجاب کی اچھوت اقوام کی تاریخی معاشرتی اور اقتصادی زندگی ان کے مشاغل اور موجودہ اصلاحی تحریک پر دلچسپ بحث کی گئی ہے اور جرائم پیشہ اقوام میں جو اصلاحی کام گورنمنٹ نے مختلف سوسائٹیوں کے ذریعہ جاری کر رکھا ہے اسکا تذکرہ کیا گیا ہے اور مناسب موقعہ تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ یہ اقوام سوسائٹی کا ایک مفید اور کارآمد ہیں اور انکو سوسائٹی کے لیئے مفید بنانا ہر سمجھدار انسان کا فرض ہے۔ گورنمنٹ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت ہے کہ اسنے ان قوموں کو سوسائٹی کے لیئے کارآمد اور مفید بنانے میں کوئی کوشش باقی نہیں رکھی۔ جنکو صدیوں سے ان کے ابنائے جنس نے پیچھے ڈال دیا تھا اور جو بجائے ملک اور قوم کے لیئے مفید اور کارآمد وجود ہونے کے موجب تکلیف ہو رہی تھیں۔

یہ کتاب اس قابل ہے کہ ملک کی بھلائی کے لیئے کام کرنے والی انجمنیں اور سوسائٹیاں اسے پڑھیں۔ کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور اسی وجہ سے قیمت ۸ر رکھی گئی ہے انفارمیشن بیورو کا یہ مفید کام ہر طرح سے قابل قدر ہے میں اس کتاب کے عام طور پر مطالعہ کیئے جانے کی سپارش کرتا ہوں۔ انفارمیشن بیورو پنجاب لاہور سے ملے گی۔

پیغام امین جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب منہاس ایک مشہور جرنلسٹ ہیں اخبار وکیل اور تنظیم کے ذریعہ انہوں نے اسلام اور اہل اسلام کی بہت خدمت کی ہے۔ منہاس صاحب خاموشی سے کام کرنے والے بزرگ ہیں فرقہ بندیوں اور پارٹی فیلنگ کے اثرات سے عموماً الگ رہتے ہیں۔ انھوں نے حال ہی میں **پیغام امین** کے نام سے ایک بہت ہی قابل قدر کتاب شائع کی ہے۔ یہ کتاب خاتم الکتب قرآن مجید کے متعلق لکھی گئی ہے اگرچہ بظاہر یہ رسالہ ۸۰ صفحوں پر ہے مگر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قابل مؤلف کو کس قدر صفحات اور مجلدات کا مطالعہ کرنا پڑا ہے انکی محنت قابل رشک اور لائق قدر ہے اس میں اولاً قرآن مجید کی اشاعت کی تاریخ دی ہے اور اس کے بعد بتایا ہے کہ کتاب عزیز دنیا میں کس طرح پہلی نشر و اشاعت کی دل آویز تاریخ کے بعد اسکے ترجموں کی بحث ہے کہ کس کس زبان میں ترجمے ہوئے اسکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قریباً ہر زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔ قابل مؤلف نے ہمارے **انگریزی ترجمہ** کا بھی اس میں ذکر کیا ہے۔

مغرب میں جو **قرآن مجید** عربی میں طبع ہو کر شائع ہوئے ہیں انکی فہرست بھی دی ہے۔ آخری بات نہایت محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مستشرقین قرآن مجید کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں اس میں مغرب و مشرق کے ستر مشہور و معروف مستشرقین کی رائیں قرآن مجید کے متعلق بیان کی ہیں۔ قرآن مجید کی عظمت کے اظہار کے لیئے یہ صحیفہ بہت ہی ضروری اور قابل قدر ہے۔ یہ اس قابل ہے کہ تمام اسلامی سکولوں میں بطور نصاب داخل کی جائے اور کثرت سے تعلیم یافتہ ہندوؤں اور عیسائیوں میں اسکی اشاعت ہو۔

تبلیغی انجمنوں کو خصوصیت سے اسکی اشاعت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کتاب نہایت خوشخط اعلیٰ کاغذ پر نہایت خوبصورت چھاپی گئی ہے قیمت صرف ایک روپیہ شرکت ادبیہ مسلم اسلامیہ ہائی سکول امرتسر سے ملے گی۔ قرآن مجید سے محبت رکھنے والے کوئی شخص بھی ایسی کتاب کو پڑھے بغیر نہ رہے گا۔

ہندوستانی امرتسر امرتسر سے (جہاں کی زمین کسی زمانہ میں اخبارات کے لیئے موزوں نہیں سمجھی جاتی تھی) اس نام کا ایک نیا اخبار جاری ہوا ہے جو ہر جمعرات کے دن شائع ہوتا ہے۔ اگرچہ ابھی تک اسکے چار نمبر ہی شائع ہوئے ہیں لیکن اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر اسی طرح محنت سے ایڈٹ کیا جاتا رہا تو جلد یہ اچھے اخباروں میں جگہ حاصل کرے گا۔ قیمت سالانہ چار روپیہ ہے میں اپنے ہمعصر کی کامیابی کا متمنی ہوں۔

اخبار بمبئی ہفتہ وار یہ اخبار بمبئی سے شائع ہونے لگا ہے ۱۲×۱۸ کے بارہ صفحوں پر نکلتا ہے مضامین دلچسپ ہیں صوفی ٹھگ کے نام سے ایک ناول بھی بطور ضمیمہ شائع ہونے لگا ہے بمبئی کی خبروں کے لئے دلچسپ ہے۔ قیمت سالانہ چار روپیہ۔

تیمارداری ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نے (جو سلسلہ کے نہایت مخلص نوجوان اور مخدومی ڈاکٹر مستری کرم الٰہی صاحب امرتسری کے پوتے ہیں) **تیمارداری** کے نام سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے یہ رسالہ اس قابل ہے کہ مستورات کی تعلیم نصاب میں داخل کیا جاوے اور انجمنہائے **خیر خواہ اطفال** کے ذریعہ سے کثرت سے اسکی اشاعت ہو اس میں جسم کی ترکیب۔ اعصاب سے تعلق رکھنے والے آلات۔ خون کے دورہ کرنے کے آلات۔ سانس لینے کے آلات۔ جگر اور اس کا کام۔ آلات ہضم وغیرہ پر نہایت مختصر مگر جامع بحث کی ہے۔ پھر قواعد حفظ صحت کی پابندی۔ بچوں کی پرورش۔ وبائی امراض عام بیماریوں میں تیمارداری کے قواعد اور ہدایات۔ بیماروں کے لیئے زود ہضم غذائیں غرض مختلف عنوانوں کے نیچے نہایت عمدگی سے بحث کی ہے یہ کتاب ہر گھر میں رہنی چاہیئے۔ قیمت گویا کچھ بھی نہیں صرف ۴ر علاوہ محصول ڈاک۔ میرے خیال میں چار سے کم نسخے نہ منگوائے جاویں۔ یہ کتاب مصنف سے ملے گی۔ پتہ یہ ہے ڈاکٹر محمد عبداللطیف سب اسسٹنٹ سرجن ریاست جیپور +

ہندو نسل کا خاتمہ

آریہ گزٹ مسٹر پی سی رائے کے دیے ہوئے **خطرہ کے آلارم** کی بنا پر کہتا ہے کہ ہندو روز بروز گھٹ رہے ہیں اور اگر ہم اب بھی نہ سنبھلے تو دو سو سال میں ہندوؤں کی نسل مٹ جائیگی دلت جاتیوں کے افراد بڑی تیزی سے عیسائی اور مسلمان ہو رہے ہیں اسکا علاج یہ ہے کہ **اچھوت پن** کو دور کیا جائے اور بیواؤں کی شادی کی جاوے۔،،

ہندو قوم میں بیداری پیدا کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ اچھوت مسلمان نہیں ہو رہے ہیں بلکہ اب ہندو انہیں خود اپنے اندر ملا کر مسلمان اور عیسائیوں کے لیئے راستہ بند کر رہے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہندوؤں کے اثر کے نیچے مسلمان ذات پات کے بندھنوں میں پھنسے جاتے ہیں اور ہندو اسے توڑ کر اپنے گرے ہوئے بھائیوں کو ابھار رہے ہیں۔

مکہ میں آریہ مندر کا عزم معزز ہمعصر مدینہ راوی ہے کہ لکھنؤ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ایسے بھجن گائے گئے جن میں ظاہر کیا گیا تھا کہ گوروکل کے برہمچاری مکہ میں آریہ مندر بنائیں گے۔ **ہمعصر** مدینہ کو ایسے بھجن سنکر قدرتی طور پر رنج ہوا ہے مگر جس سپرٹ میں اسنے اظہار رنج کیا ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ آریوں کے اس قسم کے **جذبات** اور عزائم ہمارے لیئے تازیانہ عبرت ہونے چاہیئں ہمارے برا منانے سے آریہ قوم اپنے بلند ارادوں کو (خواہ وہ کیسے ہی ناممکن ہوں) چھوڑ نہیں سکتی۔ اسکا واحد جواب یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو آریہ قوم کو داخل اسلام کرنے کے لیئے ان سے بڑھ کر قربانیاں کریں اور نہایت مستعدی سے اشاعت اسلام کے کام میں لگ جاویں اور ہندوؤں کو مسلمان بنا کر دکھاویں +

اسلام کے لیئے سب سے بڑا فتنہ معزز ہمعصر سچ لکھتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ آج اسلام کے لئے سب سے بڑا فتنہ بالواسطہ مسلمان اور بلاواسطہ ہمارے اکثر دینی رہبروں کا وجود ہے۔ لوگ انکے اعمال و افعال اور اوہام و خرافات پر اسلام کی آسمانی تعلیمات کو قیاس کرتے ہیں اور اسلام سے بدگمان ہوتے ہیں یہ سچ ہے کہ یہ اندازہ اور معیار غلط ہے لیکن نہ جاننے والے یہ غلطی کریں گے اور جب تک **اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ** کی بلند دعوت جاری ہے لوگ اسلام کی صورت انہی آئینوں میں دیکھیں گے اے کاش! یہ ہر قسم کے زنگ سے صاف ہو جائیں کہ دیکھنے والوں کو اسلام عکس بھیانک نظر نہ آئے +